OPEN ACCESS
Al-Tansheet
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2959-4367
ISSN (online): 2959-1473
www.altansheet.com

Al-Tansheet
Vol.:2, Issue: 1, July -Dec 2023 PP: 43-49

عصر حاضر میں رشتہ طے کرنے میں درپیش مسائل کا حدیث مبارکہ (تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ) کی روشنی میں جائزہ

A review of the problems faced in establishing a relationship in modern times in the light of Hadith Mubaraka

(تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ)

Published: 22-12-2023
Accepted: 08-12-2023
Received: 10-11-2023

Dr. Attaullah
Assistant professor, Department of Islamic and Religious Studies,
The University of Haripur
Email: attaullahumarzai@gmail.com

Waqas Ahmed
Phd Scholar, Department of Tafseer and Quranic Sciences,
International Islamic University Islamabad
Email: Waqasbinuzair@live.com

Bilal Ahmad
M.Phil Scholar, Department of Islamic and Religious Studies,
The University of Haripur
Email: Bilalahmad2793@gmail.com

Abstract

Allah Taa'la created man as the best of all creatures and taught him about all matters of life. Marriage and divorce is also an important matter, this is the reason we find teachings related to it in the Qur'an and Hadiths. Like other important matters Allah almighty also instructed us which things should be kept in mind while choosing a best person for his marriage. But in the era of modern materialism, we forgot the instructions of the Qur'an and Sunnah, we only prefer family prestige, wealth and external beauty. Due to which the society suffered numerous disasters. The article" A review of the problems faced in establishing a relationship in modern times in the light of hadith mubaraka (تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ) "include some issues that are faced by someone in choosing the best life partner. It also includes the reasons and cause that make hurdles for us in performing the holy Sunnah of the holy prophet (swallah o alaihe wssalam) i.e Nikah. The articles also reflect on the best qualities of a life partner in the light of the above mentioned hadith.

Keywords: *Marriage, divorce, society, Nikah.*

تمہید

دین اسلام نے نسل انسانی کے سلسلے کو برقرار رکھنے اور معاشرہ میں بے راہ روی کی روک تھام کے لیے نکاح کی ترغیب دی ہے، نکاح کی صورت میں اسلام نے ایک جامع نظام عفت و عصمت عطا کیا ہے جس کی روشنی میں ہر انسان اپنے آپ کو فحاشی ، بے حیائی اور بدکاری سے بچا سکتا ہے۔ لیکن دور جدید میں قرآن و حدیث سے دوری کی بناء پر اور محض ریاکاری کی وجہ سے نکاح کو مشکل ترین عمل بنا دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے نہ صرف نکاح بلکہ رشتہ طے کرنے میں ہی بہت سارے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ، جبکہ احادیث رسول ﷺ میں رشتہ طے کرتے ہوئے جن چیزوں کو مد نظر رکھنا چاہیے ان کی واضح طور پر تعلیم دی گئی ہے، حدیث کی ان تعلیمات کو بعض لوگوں نے بالکل پس پشت ڈال دیا، اور بعض لوگ اس کے صحیح مفہوم کو سمجھنے سے قاصر ہیں ، جس کے نتیجے میں معاشرے میں بہت سارے نئے مسائل (فحاشی، بے حیائی، تاخیر سے شادی،) جنم لے رہے ہیں۔ زیر نظر تحقیق کا بنیادی سوال دور حاضر میں رشتہ طے کرنے میں کون سے مسائل درپیش ہیں؟ ہے۔ اسی کے ذیل میں مذکورہ حدیث کی تعلیمات کو واضح کرنے کے بعد، ان تعلیمات کی روشنی میں دور حاضر میں رشتہ طے کرنے میں درپیش مسائل کے ساتھ ساتھ رشتے کے تعین میں جن امور کو ملحوظ رکھنے کا حکم دیا ہے ان کا قرآن و سنت کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز دور حاضر میں شریعت کی تعلیمات سے قطع نظر رشتہ طے کرتے ہوئے جن امور کو مد نظر رکھا جاتا ہے ان پر تنقید بھی کی گئی ہے۔

حدیث مبارکہ کی روشنی میں رشتہ طے کرنے کی تعلیمات:

احادیث مبارکہ میں جہاں بیشتر مقامات پر نکاح کی ترغیب دی گئی ہے اور نکاح کی فضیلت و اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے وہیں رشتہ طے کرتے ہوئے جن امور کو مد نظر رکھنا چاہیے ان کی تعلیمات بھی دی گئی ہیں جیسے حدیث میں ہے کہ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ [1]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسولؐ نے فرمایا: عورتوں سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب و نسب کی وجہ سے، اس کے حسن و جمال کی وجہ سے، اس کی دینداری (اور نیکی) کی وجہ سے۔ تو دین دار عورت (کے حصول میں) کامیاب ہو جا۔ تیرا بھلا ہو۔

حدیث مبارکہ کا مفہوم:

امام نووی مذکورہ حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ:

حدیث مبارکہ میں اس بات کی طرف راغب نہیں کیا گیا ہے کہ مال، حسب و نسب اور حسن و جمال کی وجہ سے نکاح کرو بلکہ یہ بتایا گیا ہے کہ عام طور پر لوگ نکاح کے لیے ان چار باتوں (مال، حسب و نسب اور حسن و جمال) کو سامنے رکھتے ہیں "پس تم دینداری کو فوقیت دو،" یعنی حدیث میں باقی تینوں چیزوں کی بجائے دینداری کی طرف رغبت دلائی گئی ہے۔ دین دار لوگوں کی صحبت انسان کو اخلاقی طور پر فائدہ دیتی ہے اور ان کی طرف سے انسان ہر قسم کے خوف وخطر سے امن میں رہتا ہے۔[2]

حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں:

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ: ان الفاظ سے نکاح کی ترغیب دی گئی ہے۔

لِحَسَبِهَا: امام صاحب نے "حسب" کے مختلف معنٰی بیان کیے ہیں :

"حسب" حساب سے ہے اس کو بمعنٰی "شرف" کے بیان کیا گیا ہے کہ عرب کے قبائل اپنے آباؤاجداد اور اپنے اشراف کے کارناموں کو گنا کرتے تھے اور ان پر فخر کیا کرتے تھے۔

حسب کا دوسرا معنٰی "مال" بیان کیا گیا ہے۔ لیکن مال کو حدیث کے اندر علیحدہ سے ذکر کیا گیا ہے، اس لیے حسب بمعنی مال درست نہیں ہوگا۔

حسب کا تیسرا معنٰی "اچھے کام" بیان کیا گیا ہے یعنی جو خاندان اپنے اچھے کاموں اور حسن اخلاق کی وجہ سے مشہور ہو۔

حسب کا چوتھا معنٰی "نسب" کے طور پر بھی لیا گیا ہے۔

اس حدیث میں اس بات کی تعلیم کی جارہی ہے کہ نکاح یا رشتہ طے کرتے ہوئے "کفاۃ" (برابری) میں کن چیزوں کا اعتبار ہونا چاہیے ؟

حدیث کے ظاہری الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ رشتہ یا نکاح کرتے وقت ان چار چیزوں کو مدنظر رکھنا چاہیے لہٰذا علمآء کے ایک گروہ نے حدیث کے ظاہری الفاظ کو اپنایا ہے اور اس پر مزید دلائل بھی دیے ہیں۔

جبکہ دوسرا گروہ جو "کفاۃ" کو نہیں مانتے ، وہ حدیث کی تشریح اس طرح بیان کرتے ہیں کہ حدیث میں "کفاۃ" کے بارے میں نہیں بتایا جارہا ہے، بلکہ حدیث میں ان چیزوں کی برائی بیان کی جارہی ہے کہ نکاح کرتے ہوئے مال، حسب ونسب اور جمال کو نہ دیکھو بلکہ دینداری کو دیکھو۔ یعنی یہ گروہ حدیث کو دوسرے جملے سے استدلال کرتا ہے کہ دوسرے جملے میں کفاۃ کی نفی کی جارہی ہے۔[3]

اگرچہ بعض علماء کے نزدیک کفاۃ کا اعتبار کیا جائے گا لیکن تمام علماء کے نزدیک فوقیت صرف "دیندار" کو دی جائے گی۔ایک عورت دیندار ہے لیکن حسین نہیں ہے اور دوسری حسین ہے لیکن دیندار نہیں ہے تو دیندار کو فوقیت دی جانی چاہیے لیکن اگر کوئی حسین بھی ہے اور دیندار بھی ہے تو باقی دونوں پر اس کو فوقیت حاصل ہوگی۔

دور حاضر میں رشتہ کے سلسلے میں درپیش مسائل:

خاندان کا وجود مرد و عورت کے رشتۂ ازدواج سے وجود میں آتا ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ خاندان جس قدر مضبوط ہوگا معاشرہ بھی اس قدر مضبوط و مستحکم ہوگا۔اسلام ایک ایسا جامع نظام ہے جو پوری نظام حیات کے بارے میں تعلیمات دیتا ہے۔ نکاح کے معاملے میں دین اسلام کا مزاج سادگی اختیار کیے ہوئے ہے، اسلام نے نسل انسانی کو آگے بڑھانے کے لیے نکاح کی ترغیب دی ہے اور اس کو ہر عام و خاص کے لیے آسان بنایا ہے مگر دور حاضر میں رشتہ سے لے کر نکاح تک ہر چیز میں اسلامی تعلیمات کو یکسر فراموش کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے رشتہ طے پانا ہی ایک مشکل مرحلہ بن گیا ہے، ذیل میں رشتہ طے پانے کے سلسلے میں جن مسائل کا سامنا کیا جاتا ہے ان کا مختصراً جائزہ لیا گیا ہے۔

متوسط گھرانے کا لڑکا:

دو گھروں کے درمیان رشتے کے معاملات جب طے ہوتے ہیں تو سب سے پہلے یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ لڑکا کیا کرتا ہے ؟ کتنا کماتا ہے ؟ اگر لڑکا اچھا کماتا ہے یا وہ اچھی مالدار فیملی سے ہے تو نوے فیصد رشتے صرف اس کی بدولت طے کیے جاتے

ہیں۔

اسلام نے رشتے کے تعین میں سب سے اہم اخلاق و دینداری کو قرار دیا جبکہ دیگر مال و خاندان کو ثانوی حیثیت دی ہے[4]، عصر حاضر میں ان معاملات کا اگر جائزہ لیا جائے تو عموماً رشتے کے تعین میں اخلاق و کردار کو یکسر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امیر گھرانوں کی تلاش میں بہت سارے مناسب رشتے طے پانے سے رہ جاتے ہیں۔

جہیز: اصطلاح میں جہیز سے مراد والدین کی وہ جائیداد ہے جو شادی کے موقع پر بیٹی کے نام منتقل کی جاتی ہے[5]۔ جہیز نبی کریم ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی فاطمہ کو بھی دیا تھا، لیکن عصر حاضر میں جہیز کی جو صورت ہے وہ اس سے بہت مختلف ہے جو نبی ﷺ نے دیا تھا۔آج معاشرے میں جہیز ایک ناگزیر چیز بن گیا ہے جس کے بغیر رشتہ طے پانا ممکن نہیں ہوتا۔اکثر رشتے اس لالچ میں طے پائے جاتے ہیں کہ لڑکی جیز لے کر آئے گی اور کئی مناسب رشتے اس لیے طے نہیں پاتے کیونکہ لڑکی جہیز نہیں لا سکتی ہے بعض رشتہ طے پا جانے کے بعد مہنگے مہنگے جہیز کی ڈیمانڈ رکھ دی جاتی ہے جبکہ جہیز کی اصل تو یہ ہے کہ یہ والدین کی طرف سے بیٹی کے لیے وقت رخصت ایک تحفہ ہوتا ہے جو اگر کوئی دے تو مناسب ہے اور اگر نہ دے تو کسی کو بھی مطالبے کا حق نہیں پہنچتا ہے الغرض یہ ایک سنجیدہ معاملہ ہے جس کا مناسب حل ضروری ہے۔[6]

عورت کے تمام تر اخراجات کا ذمہ دار اس کا شوہر ہے، جہیز نکاح کا کوئی خاص جز نہیں ہے بلکہ لوگوں کی طرف سے گڑی گئی ایک رسم ہے، عصر حاضر میں جہیز کی صورت میں بے شمار خاندان کا مسائل کا شکار ہیں، کچھ والدین جہیز کی استطاعت نہیں رکھتے اور ان کے گھر کی بٹیاں اپنے والدین کی چوکھٹ پر ہی تمام عمر گزار دیتی ہیں۔

بہترین کی تلاش:

حدیث کی رو سے رشتہ طے کرنے کے لیے چار چیزوں کو مدنظر رکھا جائے گا: مال کو، حسب و نسب کو، حسن و جمال کو، دینداری (اور نیکی) کو، اور دینداری کو باقی تینوں چیزوں پر فوقیت حاصل ہے۔[7] آئیڈیل کی تلاش رشتوں کی رکاوٹ میں ایک اور بڑا مسئلہ ہے۔نوجوان اپنی شریک حیات کے لیے اپنے ذہن میں جو خاکہ بناتے ہیں بعض اوقات ویسا رشتہ نہیں مل پاتا جس کی وجہ سے رشتے ہونے سے رہ جاتے ہیں۔عصر حاضر میں یہ مسئلہ نوجوانوں سے زیادہ لڑکیوں کے لیے عام ہے، زیادہ تر لڑکیاں تعلیم یافتہ ہوتی ہیں اور وہ ایسے لڑکے کی تلاش میں ہوتی ہیں جو ان کے جتنا تعلیم یافتہ ہو، یا پھر بہت خوبصورت ہو جو کہ بعض اوقات ایسا نہیں ہوتا، اور اسی تلاش میں بہت سارے اچھے رشتے طے پانے سے رہ جاتے ہیں۔لیکن موجودہ دور صورت حال اس کے برعکس ہے، دینداری کو بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

لڑکی کا ملازمت کرنا:

لڑکی کا ملازمت کرنا اور نہ کرنا دونوں اسباب رشتوں میں رکاوٹ کا باعث ہیں۔بعض لوگ جن کی طمع ولالچ زیادہ ہوتی ہے وہ چاہتے ہیں کوئی ایسی لڑکی گھر میں آئے جو ملازمت پیشہ ہے اور گھر کو بھی چلائے اور پیسے بھی کما کر لائے، اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ جو کما کر لائے وہ سب آکر دے دے لیکن جب اس کے برعکس ہوتا تو مسائل پیدا ہونا شروع ہو جاتے۔اسی طرح بعض لوگ چاہتے کہ ان کے گھر میں آنے والی خواتین ملازمت نہ کریں صرف گھر کے کام کریں تو یہ صورت بھی مسائل کا باعث بنتی، کیونکہ ایک لڑکی جو اپنی عمر کا آدھا حصہ اپنی تعلیم میں گزار دیتی ہے تو وہ چاہتی ہے کہ مستقبل میں وہ کسی پر انحصار نہ کرے

۔دونوں صورتیں رشتوں میں رکاوٹ کا سبب بنتی ہیں۔

ظاہری حسن وجمال:

اچھی بیوی اچھے خاوند کی خواہش ایک جائز خواہش ہے تاہم اس انتخاب کا معیار درست ہونا چاہیے اکثر لوگ ظاہری حسن وجمال پر فریفتہ ہوتے ہیں اور اسی تلاش میں رہتے ہیں لیکن یہ معیار انتہائی ناقابل اعتماد ہے کیونکہ عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ حسن میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔اکثر لوگ ظاہری چیزوں کو افضیلت کا معیار سمجھتے ہیں۔ بہت سے لوگ مال دار خاندان میں شادی کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ ان کی دولت میں حصے دار ہو سکیں، حالانکہ دولت ڈھلتی چھاؤں ہے۔اصل معیار تقویٰ ہونا چاہیے جو دائمی رہتا ہے اسی میں خوبصورتی اور سکون ہے کیونکہ جس شخص کے دل میں اللہ کا ڈر رہتا ہو وہ اپنے تمام معاملات میں زیادتی کرنے سے بچتا رہتا ہے۔یہ ہی وجہ ہے کہ زوجین کے انتخاب میں حسب ونسب، حسن وجمال میں دین داری کو ترجیح دینے کا حکم دیا گیا ہے[8]۔

خاندان وبرادری:

اسلامی تعلیمات سے بے اعتنائی اختیار کرتے ہوئے خود ساختہ بنائے خیالات کو اختیار کرنا مسائل کا سبب ہی بنتا ہے۔اکثر لوگ شادی بیاہ کے معاملات میں بھی انہی خود ساختہ خیالات میں جکڑے ہوئے ہیں۔ بہت سے مناسب رشتے اس لیے طے نہیں پاتے کہ وہ.برادری کے نہیں ہیں۔اور ظلم کچھ اس طرح کا ہے بیٹی کا رشتہ طے کرتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ لیکن جب بات بیٹے کی آتی ہے تو یہ اصول کالعدم ہو جاتا ہے۔ بیٹے کے لیے اچھا رشتہ تلاش کیا جاتا ہے چاہے.برادری کا ہو یا باہر سے۔

خلاصہ:

زوجین کا انتخاب نہایت اہم فیصلہ ہے، تعینزوج میں مرد اور عورت دونوں کی جانچ پرکھ ضروری ہے اور دونوں کو اسکی اجازت بھی دی ہے۔ کیونکہیہ فیصلہ انسانی زندگی پر گہرے اثرات رکھتا ہےاچھا انتخاب اچھے اثرات کا حامل ہے جبکہ معاملہ اس سے.برعکس ہو تو کئی زندگیاں پریشانیوں کا مسائل کا شکار ہو جاتی ہیں، اس کی بے شمار مثالیں ہماری روزمرہ زندگی میں ہمیں نظر آتی ہیں۔ گھریلو سطح پر جو اثرات ،رتب ہوتے ہیں ان میںزوجین میں نفرت کا پیدا ہو جانا، گھروں کا سکون وراحت تباہ ہو جانا، بچوں کی زندگیوں کا متاثر ہونا، بچوں کی تعلیم وتربیت درستنہج پر نہ ہو پانا، الغرض ایسی بے شمار قباحتیں ہیں جو غلط انتخاب زوجین کیوجہ سے پیدا ہوتی ہیں جس سے گھریلو زندگی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔اسسے نہ صرف خاندان تباہ ہوتے ہیں بلکہ معاشرہ بھی ترقی کی راہ میں بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔

اس معاملے میں لوگ دین کی تعلیمات کے بارے میں بھی کچھ غلط فہمی کا شکار ہیں شریعت نے نکاح کے معاملے میں جو کفو کی رعایت رکھی ہے نکاح کے باب میں اس سے مراد وہ مخصوص.برابری ہے جو دین ومذہب، امانت ودیانت ،آزادی اور تعلیم میں ہو۔چونکہ نکاح زندگی بھر کا ساتھ ہوتا ہے اور اس ساتھ کے لیے ضروری ہے کہ ذہنی ہم آہنگی ہو، مزاج میں اتنی دوری نہ ہو کہ ایک دوسرے کے ساتھ جینا مشکل ہو جائے۔ لیکن موجودہ دور میں کفو سے مراد ان تمام چیزوں کو نہیں لیا جاتا بلکہ اپنی.برادری سے باہر رشتہ نہ ہو اس چیز پر زور دیا جاتا ہے مثلا سید کا نکاح سید سے ہی ہو غیر سید سے نہیں ہو سکتا ہے پھر چاہے ان

دونوں میں ذہنی ہم آہنگی ہو یا نہیں اس سے غرض نہیں ہے۔ یہ ایک طرح کی کم علمی ہے جس کے بارے میں آگاہی ہونا ضروری ہے۔ یہ چیزیں نہ صرف رشتہ طے پانے میں بلکہ جو رشتے اس خاص سوچ کے تحت طے ہو چکے ان میں بھی مشکلات کا سبب بنتی ہیں۔

عصر حاضر میں معاشرے میں رشتے کے تعین نے اپنی ترجیحات کو ایک نئی راہ پر لا کھڑا کر دیا ہے جس کی وجہ سے لاکھوں والدین اپنی اولادوں کو بروقت بیاہنے سے قاصر ہیں، ان میں سب سے زیادہ جس کو عصر حاضر میں اہمیت دیجاتی ہے اس میں مال و دولت، اور ظاہری حسن ہے۔ جس کے نتائج معاشرے کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں اور شادی کا جو حقیقی مقصد ہے اس کو بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے۔ ان ہی ترجیحات کی بدولت معاشرے میں شادی شدہ افراد کے درمیان بھی اس قدر ہم آہنگی نہیں پائی جاتی جو کہ اس مقدس رشتے میں پائی جائے، جو کہ نتیجتاً انتشار کی صورت سامنے آتا ہے۔

خلاصہ کلام و نتائج:

زوجین کا انتخاب نہایت اہم فیصلہ ہے، تعین زوج میں مرد اور عورت دونوں کی جانچ پرکھ ضروری ہے اور دونوں کو اسکی اجازت بھی دی ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ انسانی زندگی پر گہرے اثرات رکھتا ہے اچھا انتخاب اچھے اثرات کا حامل ہے جبکہ معاملہ اس سے برعکس ہو تو کئی زندگیاں پریشانیوں کا مسائل کا شکار ہو جاتی ہیں، اس کی بے شمار مثالیں ہماری روزمرہ زندگی میں ہمیں نظر آتی ہیں۔

گھریلو سطح پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں ان میں زوجین میں نفرت کا پیدا ہو جانا، گھروں کا سکون وراحت تباہ ہو جانا، بچوں کی زندگیوں کا متاثر ہونا، بچوں کی تعلیم و تربیت درست نہج پر نہ ہو پانا، الغرض ایسی بے شمار قباحتیں ہیں جو غلط انتخاب زوجین کیوجہ سے پیدا ہوتی ہیں جس سے گھریلو زندگی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس سے نہ صرف خاندان تباہ ہوتے ہیں بلکہ معاشرہ بھی ترقی کی راہ میں بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔

عصر حاضر میں معاشرے میں رشتے کے تعین نے اپنی ترجیحات کو ایک نئی راہ پر لا کھڑا کر دیا ہے جس کی وجہ سے لاکھوں والدین اپنی اولادوں کو بروقت بیاہنے سے قاصر ہیں، ان میں سب سے زیادہ جس کو عصر حاضر میں اہمیت دیجاتی ہے اس میں مال و دولت، اور ظاہری حسن ہے۔

عصری مادی ترجیحات نتیجتاً معاشرے کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں اور شادی کا جو حقیقی مقصد ہے کو بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے۔

ان ہی ترجیحات کی بدولت معاشرے میں شادی شدہ افراد کے درمیان بھی اس قدر ہم آہنگی نہیں پائی جاتی جو کہ اس مقدس رشتے میں پائی جانی چاہیئے، نتیجتاً معاشرہ انتشار اور بے راہ روی کا شکار ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 مسلم بن الحجاج إبو الحسن القشيري النيسابوري، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ(ج2، ص:1086) محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب تزویج ذات الدین، ح:1058

Muslim ibn al-Ḥajjāj Abū al-Ḥasan al-Qasīrī al-Naysābūrī, al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar binql al-ʿAdl ʿan al-ʿAdl ilā Rasūl Allāh ṣall Allāhu ʿalayhi wa-sallam, Vol: 2, P:1086, / Muhammad bin Yazīd, Sunan Ibn Mājah, H: 1058

2 امام نووی، محیی الدین یحیٰی بن شرف، المنہاج شرح صحیح مسلم، دار إحیاء التراث العربي – بیروت، ط:1392، ج:10، ص:52

Imām Nawawī, Muḥyī al-Dīn Yaḥyā bin Sharaf, Al-Minhāj Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī – Beirut, 1392,A.H, Vol: 10, P: 52

3 ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار المعرفۃ- بیروت، ج:9، ص:135

Ibn Ḥajar ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī, Fatḥ al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Dār al-Maʿrifah - Beirut, Vol: 9, P: 135

4 علامہ الفوزان، نکاح وطلاق، مکتبہ بیت الاسلام، ریاض، 2012، ص:42

ʿAllāmah al-Fawzān, Nikāḥ wa Ṭalāq, Maktabah Bayt al-Islām, Riyadh, 2012, P: 42

5 محمد اکرم چغتائی، تشریحی لغت، اردو سائنس یورڈ، لاہور، 2001، ص:252

Muhammad Akram Chaghtai, Tashreehi Lughat, Urdu Science Yard, Lahore, 2001, P: 252

6 فرہاد اللہ، فضل عمر، پاکستانی معاشرہ میں تاخیر سے شادیوں کا سلامی نقطہ نظر سے جائزہ، الایضاح، شمارہ:34(جون:2017)، ص:91

Farhad Allah, Fazl Umar, Pakistani Muashrah Mein Takhair Se Shadiyon Ka Salami Nuqtah e Nazar Se Jaiza, Al-Izah, Vol: 34 (June 2017), P: 91

7 محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب تزویج ذات الدین، ح:1058

Muhammad bin Yazeed, Sunan Ibn Majah, H: 1058

8 امام بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، ج3، ص:429، رقم الحدیث: 5090

Imam Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih al-Bukhari, Vol: 3, P: 429, Hadith: 509